تحریک اہل حدیث کے بنیادی اصول

از مولانا عبدالوہاب خلجی

توحید خالص :۔

توحید کا مطلب آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کئے بغیر اس کو یکتا و بے مثل مانا جائے "**قل ھو اللہ احد اللہ الصمد**" عبادت صرف اسی کی کی جائے "**واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا**" مشکل کشا صرف اسی کو سمجھا جائے "**ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین**" اعتماد توکل اسی کی ذات پر کیا جائے "**وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین**" خوف و خشیت جیسے جذبات تنہا اسی کی ذات سے وابستہ کئے جائیں۔ "**یا عباد فاتقون**" اس کے برعکس آپ دیکھیں گے کہ مسلمانوں میں بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی صفات میں دوسروں کو بھی شریک گردانتے ہیں، کہیں نبی کریم کو عالم الغیب کہا جاتا ہے تو کہیں آپ کو حاضر و ناظر بتایا جاتا ہے اور اب تو ہر پیر و مرشد اپنی وفات کے بعد اپنے مریدوں کی دستگیری کرنے کے لئے ہر آن موجود رہتا ہے۔ حاجت روائی اور مشکل کشائی کا حق مزاروں میں آرام فرما بزرگوں کو دے دیا گیا ہے۔ یہ تحریک ان تمام خرافات کو اول روز ہی سے توحید خالص کے منافی اور اسلام کو سبوتاژ کرنے والا یقین کرتی ہے۔ قرآن و حدیث کے محکم نصوص کی بنیاد پر قائم اس کا عقیدہ ہے کہ شرک کا ادنیٰ شائبہ بھی ایک مسلمان کے اعمال صالحہ کو ضائع کر دے گا۔ **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء**" اللہ کی رحمتوں کے سزاوار ہم اسی وقت ہو سکتے ہیں جب ہم اس کے حقوق کی مکمل نگہداشت کریں اور اپنی زندگی میں اس بات کے لئے کوشاں رہیں کہ کسی طرح ہمارا مالک ہم سے راضی ہو جائے۔

اتباع سنت :۔

اس تحریک کا دوسرا اصول اتباع سنت ہے۔ اللہ کے بھیجے ہوئے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشروط اطاعت کرنا ایمان کا لازمی جزو ہے رسول کی اطاعت کے بغیر نہ ایمان معتبر ہے اور نہ اعمال پر کسی بدلہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ "**یا ایھا الذین امنوا اطیعو**

اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم" آپ کی ذات سے والہانہ عشق و لگاؤ اور آپ کے اقوال و افعال کی اتباع و اطاعت ہی ایک مومن کی پہچان ہے قرآن نے جہاں بھی اللہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں اس نے رسول کی اطاعت کا حکم بھی دیا ہے۔ **"قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ اطیعوا اللہ ورسولہ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ"** اہل ایمان کو جگہ جگہ متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر رسول کے فیصلے سے تم نے روگردانی کی تو ایمان ضائع ہو جائے گا اور اعمال باطل قرار پائیں گے **"وما کان لمومن ولا مومنتہ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرھم شیئا ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا"** فیصلہ رسول پر دل میں کسی قسم کی تنگی کو ایمان کے منافی قرار دیا ہے رسول کی اتباع میں ہی دنیا و آخرت کی سعادت کا راز پنہاں ہے۔ **"ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما"** حیات انسانی اگر امن و سکون چاہتی ہے تو اسے رحمتہ للعالمین کی غیر مشروط اطاعت کرنی چاہیے۔ **"فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما"**

اطاعت رسول کا دائرہ زندگی کے کسی ایک خاص شعبہ تک محدود نہیں ہے بلکہ ہمارے عقائد ہماری عبادات اور ہمارے جملہ معاملات سنت کے مطابق ہی ہونے چاہئیں جس طرح ہماری کوشش ہوتی ہے کہ نمازیں سنت کے مطابق ادا ہوں اس طرح ہمارے اندر دین کی خدمت و اشاعت کا بے پناہ جذبہ بھی ہونا چاہیے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی خدمت دین اسلام سے عبارت ہے معاشی اور معاشرتی مسائل میں بھی ہم قوم اور برادری کے رواج کو دلیل راہ نہیں بنائیں گے بلکہ سنت کی تعلیمات ان شعبوں میں بھی ہماری مکمل رہنمائی کرتیں ہیں انسانیت کے لئے ہمارے دلوں میں وہی درد ہونا چاہیے جو پیارے رسول اور صحابہ کے دلوں میں موجزن تھا ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اے علی اگر تمہارے ذریعہ ایک آدمی بھی صراط مستقیم پر آجائے یہ چیز تمہارے حق میں سو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے آپ کو معلوم ہے فقہی جمود نے مسلمانوں کو سینکڑوں احادیث صحیحہ سے دور کر دیا ہے ہمارا اولین فریضہ ہے کہ ہم بڑی اپنائیت کے ساتھ عوام و خواص کو احادیث رسول اور ان پر عمل کی برکتوں سے ان کو روشناس کرائیں احادیث کا ذخیرہ ہماری رہنمائی کے

لئے کافی ہے ہماری تحریک تمام ائمہ دین، فقہاء کرام اور محدثین کی خدمت کو بنظر تحسین دیکھتی ہے اور ان کی بصیرت سے رہنمائی حاصل کرتی ہے ان کا بھرپور احترام بجا لاتی ہے اہل علم کی عزت و احترام کا سبق ہمیں سنت ہی سے ملا ہے۔

تزکیہ نفس:۔

تحریک اہل حدیث کے بنیادی اصولوں میں ایک اہم اصول تزکیہ نفس ہے اس کو حدیث کی زبان میں احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے آخری رسول کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ بھی بتایا ہے۔ "**ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ**" اس تزکیہ سے مراد نفس انسانی کو ان تمام کدورتوں سے پاک و صاف کرنا ہے جن کی موجودگی سے معاشرہ میں ابتری پھیلاتی ہے اور انسان اخلاق و کردار کے لحاظ سے دیوالیہ ہو جاتا ہے۔ عجمی تصوف، مسیحی رہبانیت اور گیان دھیان کا باطنی نقطہ نظر اسلامی تزکیہ نفس سے متعارض ہے کاروبار حیات سے کنارہ کشی تزکیہ نفس نہیں تن آسانی ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔ "**ورہبانیتہ ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم**" اسی طرح اللہ ہو اللہ ہو کی ضربیں لگانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نہ اسلام میں اس کی اجازت ہے قرآن و حدیث کی اس جامع اصطلاح کے مفہوم کو تصوف کے عجمی تصورات نے اس قدر مبہم اور لایعنی بنا دیا ہے کہ آج مسلمان فیصلہ نہیں کر پاتا کہ نفس کی آلائشوں سے خود کو پاک و صاف کرنے کا کیا طریقہ اپنائے۔ قرآن و حدیث کی غیر مشروط اطاعت اس احساس کے ساتھ انجام دینا کہ ہماری دنیا و آخرت سنور جائے اور اپنی اطاعت میں ریا کاری اور نام و نمود سے بچنا نیز اخلاص و للہیت کو قدم قدم پر ملحوظ رکھنا ہی دراصل تزکیہ نفس ہے معاملات میں عموماً" غیر اسلامی روش ایک مسلمان اسی وقت اپناتا ہے جب اسے آخرت کی جواب دہی کا احساس نہیں ہوتا ہر کام میں آخرت کی باز پرس کے شدید احساس سے انسانی رویوں میں جو حیرت انگیز تبدیلی نمودار ہوتی ہے دراصل وہی تزکیہ نفس ہے کسی بھی تنظیم کے کارکنوں میں اسلام کے اس اصل الاصول کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے ہم چنیں مادیگرے نیست کا خبط جب پیدا ہوتا ہے تو آپ جانتے ہیں تنظیم میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے ہماری تحریک نے اپنی دعوت میں اسے بنیادی اہمیت دے کر اپنے کارکنوں کو اس بات کا عادی بنایا ہے کہ وہ اپنی خدمات کا صلہ اہل دنیا سے نہیں بلکہ خالق

کائنات سے طلب کرنے کی روش اپنائیں۔ آج دنیا میں عموماً اور اسلامی تنظیموں میں خصوصاً لگاؤ و فساد کی واحد وجہ تزکیہ نفس کا فقدان ہے افراد کے باہمی تعلقات کی استواری کا تمام تر انحصار تزکیہ نفس ہی پر ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ :۔

جہاد تحریک اہل حدیث کا بنیادی عنصر ہے جہاد کا حکم قرآن مجید نے مختلف آیات کے ذریعہ دیا ہے حدیث میں اسے ذروۃ سنام الاسلام کہا گیا ہے موجودہ دور میں باطل قوتیں جہاد کے اسلامی تصور سے ناآشنا ہونے کے ناطے اسے طعن و تشنیع کا موضوع بناتی ہیں اور مسلمانوں کو ایک خون ریز قوم باور کرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ جہاد کے اسلامی تصور کی بنیاد یہ ہے کہ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے اسی کے احکام و قوانین سے دنیا میں امن و امان ہو سکتا ہے جب تک اسلامی تعلیمات اور شرعی احکام کا نفاذ نہ ہو دنیا اسی طرح بھیڑیوں کا بھٹ بنی رہے گی لیکن اسلام ایک مسلمان کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ تم دنیا میں الٰہی دعوت کو عام کرو' افہام و تفہیم کے سارے ذرائع استعمال کرو اور اگر کسی کی سمجھ میں بات نہیں آتی تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو لیکن اگر وہ مزاحمت پر آمادہ ہو جائے اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے پر پابندی لگا دے مزید برآں اہل حق کا راستہ روکنے کی کوشش کرے اور اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے لگے تو ایسی صورت میں امت پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ رستہ کے ان پتھروں کو ہٹانے کے لئے سربکف ہو کر میدان میں آجائے اور ان کی عزت و آبرو کو سربازار نیلام کیا جانے لگے تو اسلام انہیں اپنے دفاع کا پورا پورا حق عطا کرتا ہے۔

تحریک آزادی کے مومنو! تحریک جہاد کے پاسبانو!

تحریک کی تاریخ پر جن کی نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ اسی تحریک کے ہراول دستے نے ظالم انگریزوں کی نیندیں حرام کر دی تھیں علماء صادق پور کی داستان عزیمت کا مطالعہ کیجئے آپ کو معلوم ہو گا کہ کس طرح ان کا دفاعی نظام مستحکم تھا مجاہدین کی تیاری' سرحد پر اعانت کی ترسیل وغیرہ کا خفیہ نظام ایسے باہمت جیالوں کا ترتیب دیا ہوا تھا کہ دسیوں سال تک انگریزوں کے لئے یہ مسئلہ درد سر بنا رہا کہ مجاہدین کا ہیڈ آفس کہاں ہے؟

جہاد ہماری تحریک کی اہم ترین بنیاد ہے ہم نے ہر نازک موقع پر اپنی جانوں کی بازی لگا کر

خون سے اپنی تاریخ رقم کی ہے وقت کے ظالموں اور سرکشوں کو للکارا ہے زبان و قلم سے بڑھ کر سیف و سنان کے ذریعہ شریعت اسلامیہ کی آبیاری کی ہے۔ قائد اہل حدیث علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ جنہوں نے تقلید و جمود' اوہام و خرافات' رفض و تشیع' قادیانیت و بہائیت کے بڑھتے ہوئے قدموں کا تعاقب کیا اور ان کے کار پردازوں کے لئے درد سر بنے رہے اور ہمیشہ باطل کو للکارا علامہ ظہیرؒ اور ان کے رفقاء کی شہادت حالیہ تاریخ کا واضح ثبوت ہے۔ افغانستان کا موجودہ اسلامی جہاد جس نے روس جیسی عالمی سپر طاقت کی دھجیاں بکھیردیں آپ کو اچھی طرح معلوم ہے اس کی قیادت کا سہرا اسی تحریک کے ایک عظیم سپوت درویش منش مرد مجاہد شیخ جمیل الرحمٰن شہید کے سر ہے جن کو ابھی حال ہی میں دشمنوں نے راستہ سے ہٹانے کے لئے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنا دیا۔ افغانستان میں مسلمانوں نے ۱۵ لاکھ نفوس کی قربانی دے کر اسلام کی آبرو کی۔ جس ہمت و جرات سے حفاظت کی وہ تاریخ کا ایک روشن ترین باب ہے باطل کی یلغار روکنے' جان و مال کی حفاظت کرنے اور دینی شعائر کی بقا و تحفظ کے لئے جہاد اللہ کا بنایا ہوا واحد راستہ ہے ہماری محرومیوں کا مداوا نہ سیاسی پارٹیاں کر سکتی ہیں اور نہ سفید پوشوں کی لن ترانیاں تحریک کی یہ اہم بنیاد موجود ہے ہمارا ماضی بھی ہمارے سامنے ہے حالات کا تجزیہ' باریک بینی سے کیجئے اور اپنا لائحہ عمل اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ترتیب دیجئے۔

ابراہیم
کشمینا
انٹرنیشنل
کشمینا اون جیسی کوئی اون نہیں
ابراہیم سپنرز
۶۲۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون :- ۶۶۱۳۵ — ۳۲۴۶۸۲ — ۲۲۴۱۹۰